مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

خطبہ جمعہ ۲۱۔ اپریل میں حضور نے احمدیہ مجلس مشاورت میں جو تجاویز پاس ہوئی ہیں۔ ان پر عمل کرنے اور انہیں کامیاب بنانے کی طرف توجہ دلائی ٭

۲۱۔ اپریل بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں ناظر صاحب بیت المال نے چند اصحاب کی مجلس منعقد کی جس میں پانچ ہزار روپیہ کی وصولی کے لئے جو ضلع گورداسپور کی انجمنوں نے معہ قادیان کی لوکل انجمن کے دو ماہ میں مہیا کرنا ہے تجاویز کی گئیں ٭

مدرسہ احمدیہ میں بچوں کو قرآن کریم حفظ کرانے کا انتظام کیا گیا ہے

نظم

باغ میں اُن کا سُراغ

(از قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

اے موتیا کی کلیو! خوشبو یہ کیسی آئی
شاید وہ میرا دلبر اس راہ سے گیا ہے

ہاں ہاں ذرا چٹک کر اس کا پتا بتانا
دل جس کے دیکھنے کو میرا ترس رہا ہے

یہ میری بے قراری یہ میری آہ و زاری
اب حد سے بڑھ چلی ہے اس کا علاج کیا ہے

نادان طبیب مجھ کو دیوانہ کہہ کے خوش ہو
اُس "باولے" سے کہہ دو یہ درد لا دوا ہے

اے سرو! یادِ قامت تو نے مجھے دلائی
تجھ سے لپٹ کے رو دوں جی یہ چاہتا ہے

پھولوں سے لد رہی ہے ڈالی گلاب والی
اس دستِ نازنین کا کچھ تو پتہ چلا ہے

مہندی کا چھوٹا بوٹا آنکھوں سے میں لگا لوں
زینت کسی کے پا کی رنگینیٔ حنا ہے

اے نخل یہ کلس ہے بہرِ دار کس کا؟
یہ کون ہے جو نوری گنبد میں سو رہا ہے

اے چاند چودھویں کے آ جا نثار ہو لے
خورشید خاوری نے سجدہ یہیں کیا ہے

یہ بارگاہِ اقدس پشت و پناہ ہر کس
اس چودھویں صدی کے بدرِ مصطفےٰ ہے

دِن رات بٹ رہا ہے گنجینۂ معارف
فیضانِ عام پاتا ہر شاہ ہر گدا ہے
پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو اُٹھا کے لے
دامانِ شوق اپنا اکمل بھی خوب بھر لے

امریکہ میں تبلیغ احمدیت

گرجا میں وعظ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے گذشتہ ایتوار کی شام کو چرچ آف ٹروتھ Church of Truth میں وہاں کے پاسٹر کی درخواست پر لیکچر دیا۔ جس کا سامعین پر بہت ہی نیک اثر ہوا۔ تمام گرجا پُر تھا۔ کوئی سیٹ خالی نہ تھی۔ منسٹر نے مفتی صاحب کو پبلک سے انٹروڈیوس کرایا۔ اس کے بعد سورہ اخلاص عربی میں پڑھ کر قریباً پونا گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں تردید تثلیث عقلی اور نقلی دلائل سے اور تردید کفارہ کیا گیا۔ اور حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حالات بطور دلائل حقہ کے بیان کئے گئے۔ لیکچر کے بعد سامعین میں سے اکثر لوگوں نے آگے بڑھ کر تقریر پر اظہار مسرت کیا۔ اور شکریہ ادا کیا۔

علالت طبع گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں مفتی صاحب کئی دفعہ بیمار ہوئے۔ سر درد۔ آشوب چشم۔ بخار۔ قے اور اسہال کے کئی دورے آئے۔ مختلف ڈاکٹروں کا علاج ہوتا رہا۔ ایک دفعہ حالت ایسی ہو گئی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو دُعا کے واسطے تار دینا پڑا اب خدا تعالیٰ کے فضل سے حالت رُو بصحت ہے لیکن ہنوز کمزوری اور بعض عوارض باقی ہیں۔ احباب کی خدمت میں دُعا کے واسطے درخواست کی جاتی ہے ؞

ڈیٹرائٹ میں لیکچر باوجود اس علالت طبع کے تبلیغ کا سلسلہ بذریعہ خط و کتابت اور ملاقاتوں کے جاری رہا۔ ڈیٹرائٹ میں ایک معزز خاتون بنام لیڈی جین ہوپر نے اپنے زیر انتظام دو لیکچر حضرت احمد نبی اللہ کے پیغام پر کرائے۔ خط و کتابت کے کام میں خاکسار اور سیدہ محترمہ راحت اللہ امداد کرتی رہیں۔ اور بعض اوقات جب خطوط زیادہ جمع ہو جاتے تو کوئی عارضی کلرک ملازم رکھ لیا جاتا۔ جس کو تنخواہ فی گھنٹہ ایک روپیہ اوسط کے حساب سے دی جاتی رہی

رسالہ نمبر ۴ مسلم سن رائز نمبر ۴ کی اشاعت میں کچھ بسبب علالت اور کچھ ہندوستان سے روپیہ جلد نہ پہنچنے کے التوا رہا۔ اب چونکہ ایک حصہ روپیہ کا قادیان سے آ گیا ہے۔ اسواسطے مضمون پریس میں بھیجدیا گیا ہے۔ اور اُمید ہے کہ اپریل کا رسالہ ماہ اپریل کے اخیر تک انشاء اللہ ہندوستان پہنچ جاویگا ؞

سردی یہاں اس دفعہ سردی بہت ہوئی۔ بعض دفعہ تھرمامیٹر صفر سے بھی کئی درجہ نیچے چلا جاتا تھا۔ اور مفتی صاحب کی علالت کی وجہ زیادہ تر شدت سردی ہی تھی۔ باوجود اس کے یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ اس سال سردی کچھ بہت نہیں ہوئی ؞

ہستی باری تعالیٰ گذشتہ سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُر معرفت تقریر جو ہستی باری تعالیٰ پر ہوئی ہے اس کی اشاعت کی اس ملک میں بہت سخت ضرورت ہے۔ اس تقریر کو بہت جلد انگریزی میں ترجمہ کر کے چھاپنے کے لئے یہاں بھیجدینا چاہیئے ؞

ریل کا سفر سُنا گیا ہے۔ کہ کوئی صاحب مشن کے کام میں امداد کے واسطے جاپان اور میکسیکو کے راستہ سے یہاں آتے ہیں۔ اگر ان کو میکسیکو میں کوئی خاص کام ہے۔ تو بہتر ورنہ نزدیک تر راستہ نیویارک سے ہے۔ بشرطیکہ شکاگو یا ڈیٹرائٹ آنا ہو۔ اس ملک میں ریل کے کرائے بہت ہی بڑے ہوئے ہیں۔ ریل میں ہندوستان کی طرح درجے نہیں ہوتے۔ سب کے واسطے ایک ہی درجہ ہوتا ہے۔ لیکن بلحاظ آرام کے یہاں کی گاڑیاں ہندوستان کی درجہ اول کی گاڑیوں سے کم نہیں۔ بہت نفیس گدیلے دار کرسی نما بیٹھنے کی جگہیں ہوتی ہیں۔ ہر ایک گاڑی میں پیشاب پاخانہ کا انتظام اور پینے کا پانی موجود رہتا ہے۔ ایام سرما میں دُخانی نالیوں کے ذریعہ گاڑی کو ایسا گرم رکھا جاتا ہے۔ کہ سردی بالکل محسوس نہیں ہوتی۔ ٹرین میں ایک کھانے پینے کی گاڑی لگی رہتی ہے اور گاڑیوں کو آپس میں ایسا ملایا ہوا ہوتا ہے کہ اندر ہی اندر ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا سکتے ہیں۔ ہر ایک گاڑی میں ایک الگ ریلوے گارڈ موجود رہتا ہے۔ جو مسافروں کو چڑھنے اُترنے میں مدد دیتا ہے۔ اور ہر طرح سے اپنے آپ کو خادم سمجھتا ہے نہ کہ افسر۔ سونے کے واسطے ایک پوری سیٹ رات کو مہیا کر دی جاتی ہے۔ جس میں بستر بچھا دینا بھی ریلوے کا فرض ہوتا ہے۔ اس کے واسطے کرایہ کچھ تھوڑا سا زیادہ دینا پڑتا ہے۔ اس ملک میں کوئی مسافر بستر اپنے ساتھ لے جاتا نہیں دیکھا گیا۔ لیکن ان سب آراموں کے ساتھ کرایہ بھی بہت بڑھا ہوا ہے۔ ہندوستان میں لاہور سے کلکتہ تک قریباً بیس روپے میں پہنچ سکتے ہیں۔ اس ملک میں اتنے ہی لمبے سفر کے واسطے قریباً دو صد روپیہ درکار ہے۔ لیکن ریلوں کی رفتار بہت تیز ہے۔ نیز بعض ریلوں میں لائبریری کی گاڑی بھی الگ ہوتی ہے ؞

خاکسار محمد یوسف خان آف جہلم انڈیا پریذیڈنٹ امریکہ
مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح (۱) ۲۰ مارچ ۱۹۲۲ء نواب قمر علیخان صاحب احمدی ولد نواب معشوق علی خان صاحب ساکن قصبہ سہسوان ضلع بدایوں کا نکاح مسماۃ عشرتی بیگم بنت خان بہادر محمد شبد الحق صاحب احمدی رئیس و آنریری مجسٹریٹ ساکن بیلی بھیت سے مبلغ پچیس ہزار روپیہ مہر پر حاجی غلام جبار صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ بریلی نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ فریقین کیلئے بابرکت کرے۔ عبد القدیر خان جہال پور (۲) الحمد للہ کہ میری لڑکی کا نکاح مسٹر فیاض بہادر خلف اول - ایم - ایس سی - پروفیسر بیالوجی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بالعوض مہر مبلغ تیس ہزار روپیہ بمبئی کے بتاریخ ۱۸ مارچ ۱۹۲۲ء کو ہوا - خاکسار محمد حسین خان بہادر پنشنر سب جج علی گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۴ - اپریل ۱۹۲۳ء

حضرت عیسیٰؑ و امام مہدی کیا ۱۳۴۲ھ میں آگئے

مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کی اصلاح کے لئے امام مہدی کے ظہور اور حضرت عیسیٰ کے نزول کی جو پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور اس کے پورا ہونے کے متعلق جو علامات مقرر کی ہیں۔ وہ چونکہ ایک ایک کرکے سب پوری ہو چکی ہیں۔ اسلئے مسلمان کئی سال سے امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کی آمد کا سخت انتظار کر رہے اور بڑی بے تابی سے ان کی راہ تک رہے ہیں۔ بارہا اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے ان کے ظہور کا وقت مقرر کر چکے۔ اور جب ہر بار محرومی کے سوا ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ تو اسے اور لمبا کر چکے ہیں۔ اور آخری حد ۱۳۴۲ھ قرار دے چکے ہیں انہیں پورا یقین اور کامل بھروسہ ہے کہ ان کے انتظار کی مدت اس سے زیادہ نہیں ہوگی اور ضرور اس سال امام مہدی اور حضرت عیسیٰ آجائینگے۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ تمام نشانات اور علامتیں پوری ہو چکی ہیں۔ جن کا پورا ہونا ان کی آمد سے وابستہ ہے۔ اور دوسری طرف اسلام کی حالت ایسی نازک ہو گئی ہے۔ کہ اس سے قبل کبھی ایسی نازک نہیں ہوئی ॥

فی الواقعہ اس وقت مسلمانوں کی جو عبرتناک حالت ہے۔ اور اسلام پر جس قدر ظلمتوں کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ ان کا یہی تقاضا ہے کہ اگر اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے۔ اور اس کی حفاظت کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ اور آپ نے اپنی اُمت کی اصلاح اور نگہبانی کے لئے جن دونوں کی بشارت دی ہے تو امام مہدی اور حضرت عیسیٰ دنیا میں ظاہر ہوں تا اسلام کی کشتی کو جو مشکلات کے تھپیڑوں اور مخالفتوں کی آندھیوں سے ڈگمگا رہی ہے بچا سکیں ॥

لیکن کس قدر رنج اور صدمہ ہو رہا ہوگا۔ ان لوگوں کو جو سنہ ۱۳۴۲ھ سے اپنی تمام اُمیدیں وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ جو اپنی تمام تکالیف کے خاتمہ کا وقت اسی سال کو سمجھے ہوئے ہیں۔ جن کے نزدیک امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی یہ آخری حد ہے جن کے خیال میں ناممکن ہے کہ یہ سال یونہی گذر جائے کہ یہ سال بھی آدھے سے زیادہ گذر گیا ہے۔ مگر ان کی اُمیدوں ان کی آرزوؤں ان کی تمناؤں کے پورا ہونے کے کوئی آثار نہیں نظر آتے۔ دنیا کے کسی کونے سے امام مہدی کے ظہور کی کوئی خبر نہیں پہنچی۔ اور دمشق کے منارہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ اور آئے بھی کیونکر جبکہ ایسے رنگ اور ایسے طریق میں ان کے آنے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ جو سنت اللہ کے خلاف اور اسلام کی تعلیم کے برعکس ہے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح کے لئے کبھی کسی انسان کو جبر اور اکراہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اور حق منوانے کے لئے زور اور زبردستی کو کام میں لانے کی اجازت دی۔ پھر کس طرح یہ اُمید کی جا سکتی ہے۔ کہ اب وہ کسی ایسے امام مہدی کو بھیجیگا۔ جو تلوار کے زور سے تمام غیر مذاہب کے لوگوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کریگا۔ اس کے آنے پر جو لوگ اسلام لے آئینگے۔ انہیں تو چھوڑ دیگا۔ اور جو انکار کرینگے انہیں موت کے گھاٹ اُتار دیگا ॥

سمجھ میں نہیں آتا۔ مسلمان کیوں ایسے امام مہدی کے منتظر ہیں۔ اور کس طرح اس کی آمد کو اسلام کی برتری اور فضیلت کا باعث سمجھتے ہیں۔ کیا اس میں کوئی شک ہے کہ اسلام لا اکراہ فی الدین (دین میں کوئی جبر اور زبردستی جائز نہیں) کی تلقین کرتا ہے۔ اور صاف طور پر بتاتا ہے کہ غیر مذاہب کے لوگ بھی قیامت تک رہینگے۔ اور دنیا میں کوئی وقت ایسا نہیں آئیگا۔ جبکہ ان کا وجود بالکل معدوم ہو جائے جیسا کہ یہود اور نصاریٰ کے متعلق فرماتا ہے۔ فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ (۵-۱۰) کہ ان میں قیامت تک بغض اور عداوت پڑی رہیگی۔ جب ان میں قیامت تک بغض و عداوت رہیگی۔ تو ضروری ہے کہ وہ بھی قیامت تک رہیں۔ اور دنیا سے مٹ نہ جائیں پھر کس طرح ممکن ہے کہ امام مہدی اشاعت اسلام کے لئے تلوار لیکر کھڑے ہوں۔ اور ایمان نہ لانیوالوں کو قتل کرکے دنیا سے تمام دیگر مذاہب کے لوگوں کو جن میں یہود اور نصاریٰ بھی شامل ہیں۔ معدوم کر دیں۔ اگر وہ ایسا کر سکیں تو یہ اسلام کی صداقت کا نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ بطالت کا ثبوت ہوگا۔ کہ انہوں نے اسلام کے لا اکراہ فی الدین کے حکم کو رد کر دیا۔ اور یہود و نصاریٰ کے قیامت تک رہنے کی پیشگوئی کو غلط ثابت کر دیا ॥

علاوہ ازیں اگر عقلی لحاظ سے بھی دیکھا جائے۔ تو امام مہدی کی شمشیر زنی کا نتیجہ اسلام کی صداقت نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسلام میں کوئی ایسی خوبی اور وصف نہیں۔ جو لوگوں کو اس کی طرف مائل کر سکے اسلئے تلوار کے ذریعہ اسلام قبول کرانے کی ضرورت پیش آئیگی۔ اور لوگ اسلام کی صداقت کو دیکھ کر نہیں بلکہ تلوار کی دھار کو دیکھ کر مسلمان بنیں گے۔ کیا اسلام کے لئے وہ دن کسی خوشی کا دن ہوگا۔ جبکہ لوگ منہ سے تو مسلمان کہلائینگے۔ مگر دل سے اسلام سے نفرت رکھینگے۔ کیونکہ تلوار ان کی زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرا سکتی ہے۔ لیکن ان کے دلوں میں اسلام داخل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس کی رسائی قلوب تک نہیں ہو سکتی ہے۔ اور کیا وہ وقت اسلام کے لئے کوئی فخر کرنے کا وقت ہوگا جبکہ لوگ اسے صداقت اور حقانیت سے بالکل معرا سمجھ کر زبردستی کا مذہب یقین کرنے لگینگے۔ ہرگز نہیں۔ پھر مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو یہ سمجھے۔ اور یقین کئے بیٹھے ہیں کہ کوئی ایسا امام مہدی آئیگا۔ جو تلوار لیکر کھڑا ہوگا۔ اور سب کا صفایا کر دیگا۔ ایسے انسان کے آنے کی اُمید رکھنا چونکہ بالکل لغو اور عبث ہے۔ جو

جو اسلام کے لئے باعث ننگ اور صداقت اسلام کو بٹہ لگانیوالا ہو۔ اسلئے قیامت تک اس کا پورا ہونا بھی قطعاً ناممکن ہے۔ اور یہ بالکل محال ہے کہ خدا تعالیٰ کسی ایسے شخص کو بھیجے۔ جو اس کے دین اسلام کو برباد کرنے اور مٹانیوالا ہو۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ کے متعلق مسلمانوں کے جو خیالات ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ کہ جن کے پورا ہونے پر اسلام کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کی وفات متعدد آیات قرآنی سے ثابت ہے۔ اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ رسولا الی بنی اسرائیل کہ وہ بنی اسرائیل کیلئے رسول تھے۔ ان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی اصلاح کے لئے آنے کا یہ مطلب ہوگا کہ گویا رسول کریم کے فیوض اور برکات ایسے نہیں کہ کسی کو اُمت محمدیہ کی اصلاح کے قابل بنا سکیں۔ اور اسلام میں یہ طاقت نہیں کہ کوئی کامل فرد اصلاح خلق کیلئے پیدا کر سکے۔ اسلئے بنی اسرائیل کے اس رسول کو جو انیس سو سال پہلے مبعوث ہوا تھا۔ دوبارہ اسلام کی مدد کیلئے بھیجا گیا ہے۔

غرض مسلمان چونکہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے متعلق ایسے خیالات دل میں بٹھائے بیٹھے ہیں۔ جو اسلام کی تعلیم اور اس کی شان کے سخت خلاف ہیں۔ اسلئے قطعاً محال ہے کہ کبھی انہیں اپنے ذہنی اور خیالی امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے دیکھنے کا موقع مل سکے۔ ہاں حقیقی امام مہدی اور مسیح موعود جس نے آنا تھا۔ وہ آگیا۔ اور عین اسوقت آیا ہے۔ جبکہ ہر طرف اس کے آنے کی انتظار لگی ہوئی تھی اور وہ تمام نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ جو اس کی آمد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب اسکے سوا کوئی مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں ہے۔ اور نہ کوئی آئیگا۔ جس کی آنکھیں ہیں دیکھے اور جس کے کان ہیں سُنے۔ اور جس کا دل ہے سمجھے۔ کہ وقت کا امام حضرت مرزا غلام احمد آچکا۔ جو لوگ اسے قبول نہ کرینگے اور ایمان نہ لائینگے۔ انہیں تا قیامت کسی مسیح اور مہدی کی شکل دیکھنی نصیب نہ ہوگی۔ ۱۳۴۰ھ کا زیادہ حصہ گذر چکا۔ اور باقی بھی یونہی گذر جائیگا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محرومی کا داغ چھوڑ جائیگا۔ لیکن مبارک ہونگے وہ لوگ جو امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے آنے کی اس آخری صدی کو بھی خالی گذرتے دیکھ کر اپنے غیر صحیح اور نادرست خیالات کو ترک کر دینگے اور خدا کے بھیجے موعود کو قبول کر لینگے۔ کیونکہ اب ان کیلئے انتظار کی کوئی گھڑی باقی نہیں رہی۔

دنیا میں احمدیت

اس اخبار میں کسی دوسری جگہ "دنیا" کا نقشہ دیا جاتا ہے جسمیں یہ دکھایا گیا ہے کہ اسوقت تک کہاں کہاں احمدیت پہنچی ہے۔ اور کس کس ملک میں احمدیت کے مبلغ داخل ہو چکے ہیں۔ گو یہ بتقاضاء حالات جو کچھ ہوا ہے۔ وہ بھی کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ لیکن ہمیں اسے نہیں دیکھنا چاہئیے بلکہ یہ دیکھنا چاہئیے کہ ابھی کیا کرنا باقی ہے۔ اس کا پتہ نقشہ پر نظر ڈالنے سے بآسانی لگ سکتا ہے اور معلوم ہو سکتا ہے کہ دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ میں ابھی تک ہم احمدیت کا نام بھی نہیں پہنچا سکے۔ چہ جائیکہ تبلیغ کی ہو۔ اور جن ممالک میں نام پہنچا ہے وہاں بھی تبلیغ کا حق جیسا کہ چاہئیے۔ ادا نہیں کر سکے ہیں۔

اگر اکناف عالم میں اسلام کو پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ اگر دنیا کے کناروں تک مسیح موعود کا نام پہنچانا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اگر دنیا کے ہر ملک میں احمدیت پھیلانا ہمارا کام ہے اور یقیناً ہے تو پھر اس سست رفتاری اور آہستہ خرامی کے کیا معنے۔ کہ ہم ابھی تک بمشکل چند ممالک میں پہنچ سکے ہیں۔ اسقدر لمبا سفر طے کرنے کے لئے کیا یہی رفتار ہونی چاہئیے جس سے ہم چل رہے ہیں۔ اور کیا منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے یہی تیاری کافی ہے جو ہم نے کی ہے۔ برادران! خدارا غور کیجئے۔ اپنے مدعا کو سمجھئے۔ اپنے فرض کو پہچانئے اور پوری قوت اور سارا زور احمدیت کی اشاعت میں صرف کر دیجئے۔ اگرچہ ہماری قوت اور ہمارا زور دنیا کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ لیکن اگر ہم اپنی طرف سے اس بارہ میں پوری پوری کوشش کرینگے تو خدا تعالیٰ کا فضل ہماری مدد کریگا۔ اور ہمیں اپنے مدعا اور مقصد میں کامیاب کر دیگا۔ بس یہ وقت ہے کہ ہم ہوشیار ہوں اور عالم میں احمدیت کا ڈنکا بجا دیں۔

مولوی ثناء اللہ کی حیثیت

غیر احمدیوں کے جلسہ میں مولوی ثناء اللہ نے اپنے متعلق جھوٹی تعریف کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق کہا تھا کہ اگر انہیں اپنے مقابلہ میں میری حیثیت کا اندازہ لگانا ہے تو میرے ساتھ کلکتہ تک سفر کریں معلوم ہو جائیگا کہ راستہ میں کیسے پتھر پڑتے ہیں۔ اور کس پر پھولوں کی بارش ہوتی ہے۔

اس کا نہایت معقول جواب تھی اسی موقعہ پر دیدیا گیا تھا۔ کہ حیثیت اور وقعت کا پتہ لگانے کے لئے یہ طریق بالکل غلط ہے۔ رسول کریم پر طائف والوں نے پتھر پھینکے تو کیا آپ کی حیثیت ابوجہل سے کم تھی۔ اب پرنس آف ویلز کے آنے پر مولوی صاحب کے ہم خیالوں نے ان کا بائیکاٹ کیا۔ لیکن مولوی صاحب چونکہ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اسلئے ان کا بائیکاٹ نہیں کرتے۔ تو کیا مولوی صاحب کی حیثیت پرنس آف ویلز سے بڑی ہے۔ مولوی صاحب کو اگر اپنی حیثیت کا اندازہ لگانا ہے تو اعلان کر دیں کہ ایسی پوزیشن کے کم از کم سو آدمی خدمت اسلام کیلئے اپنی زندگی وقف کریں ایسا ہی اعلان حضرت خلیفۃ المسیح کرینگے۔ پھر پتہ لگ جائیگا کہ مولوی صاحب کے اعلان پر کسقدر لوگ اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے اعلان پر کتنے؟

اس طریق سے مولوی صاحب اپنی حیثیت کا ثبوت دینے کے لئے نہ تیار ہوئے۔ اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اور اسی سے انکی حیثیت کا اندازہ ہو سکتا ہے لیکن حال میں مولوی صاحب کو ایک معمولی سے مقابلہ میں جو ناکامی ہوئی ہے۔ اس نے انکی حیثیت کو بالکل نمایاں کر دیا ہے امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی ممبری کیلئے اس سال مولوی صاحب بڑے طمطراق سے کھڑے ہوئے۔ اور اس کیلئے سر توڑ کوشش کی۔ لیکن چونکہ ان کے بمقابل ایک ذی اثر بیرسٹر تھے اسلئے بڑی حیل و حجت کے بعد اور کامیابی کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے مولوی صاحب کو امیدواری سے دست بردار ہونا پڑا۔ حیل و حجت کے باوجود مولوی صاحب کو اپنی ناکامی کا یقین ہو جانے کا ثبوت حسب ذیل الفاظ سے لگتا ہے۔ جو اسی وارڈ سے شائع ہوئے تھے جسمیں مولوی صاحب اُمیدوار تھے۔

"مولوی صاحب کیلئے یہی بہتر ہے کہ وہ اپنا نام واپس لے لیں۔ کیونکہ یہ ان کے وعدہ کے خلاف ہے۔ اور انہیں کامیابی بھی نہیں ہوگی۔" (وکیل ۱۲۔ اپریل ۲۲ء)

اخبار وکیل نے بھی انکی دست برداری کو بتقاضاء حالات سے متاثر ہونا قرار دیا ہے۔ یہ ہے مولوی صاحب کی حیثیت کہ اپنے گھر کے معمولی سے مقابلہ میں اپنا سارا زور لگانے کے باوجود کامیاب نہ ہو سکے۔ کیا مولوی صاحب بتائینگے کہ وہ کس منہ سے اس انسان کی حیثیت سے اپنی حیثیت کو مساوی نہیں بلکہ زیادہ دکھلانے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

سورۃ الانعام کے رکوع گیارہ کا درس

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ ۱۴۔ اپریل ۱۹۲۲ء)

آج میں نے اس خیال سے کہ حلق کی بیماری کی وجہ سے عرصہ ہو گیا ہے۔ کہ قرآن کریم کا درس دینے کا موقعہ نہیں ملا۔ بطور تبرک آج کے خطبہ میں بجائے عام مضمون کے قرآن کریم کے ایک رکوع کا درس دینے کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ درس چھوڑے ہوئے لمبا عرصہ گذرتا جاتا ہے۔ چونکہ جس طرح انسانوں میں زندگی ہوتی ہے۔ اسی طرح کاموں میں بھی زندگی ہوتی ہے۔ اور خیال نہ رکھنے سے وہ مٹتی چلی جاتی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اس طرح اس سلسلہ میں از سر نو جوش پیدا کروں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تو ممکن ہے۔ یہ سلسلہ باقاعدہ ہو جائے۔ اسوجہ سے آج ایک رکوع کا درس بیان کرتا ہوں۔

تمام تباہیوں کی جڑ اور ان کا منبع ایک ہی بات ہے۔ اور جتنے مذہبی اختلاف پیدا ہوئے ہیں۔ اسی بات سے پیدا ہوئے ہیں کہ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

انسان اللہ تعالیٰ کا اندازہ لگانے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ بھلا اللہ تعالیٰ کا اندازہ بندہ کیا لگا سکتا ہے۔ وہ جب ان چیزوں کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ جو اس جیسی ہیں۔ تو پھر اس ہستی کا کیا اندازہ لگا سکتا ہے جو نہ صرف اس جیسی نہیں۔ بلکہ اسے پیدا کرنے والی ہے مگر بہت لوگ نادانی اور غلطی سے خدا تعالیٰ کو اپنے اندازوں سے ناپنے لگتے ہیں۔ اور اپنی عقل سے اس کا اندازہ کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ عقل انسانی اتنی محدود ہے کہ بہت محدود چیزوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اور وہ چیزیں جو نظر آنیوالی ہیں۔ ان کا بھی پورے طور پر اندازہ نہیں لگا سکتی۔ اپنے ہی وجود کو دیکھو۔ کیا اس کا اندازہ انسانی عقل نے لگا لیا ہے؟ کئی بیماریاں ایسی تھیں۔ جنہیں پہلے لاعلاج سمجھا جاتا تھا مگر اب ان کا علاج نکل آیا ہے۔ کئی نئی قوتیں انسان کی ظاہر ہوتی جاری ہیں۔ آج سے سو سال پہلے انسان میں جو قوتیں تھیں۔ اب ان سے زیادہ ہیں۔ اور آج سے سو سال نہیں گذرینگے۔ کہ اس سے بھی زیادہ ہونگی۔ خورد بین نے انسانی جسم میں ایسی ایسی باریک رگیں دکھائی ہیں۔ کہ جن کا پہلے کسی کو خیال بھی نہ تھا۔ حواس ہی لے لو۔ حواس خمسہ مشہور ہیں۔ مگر موجودہ علم سے چار اور حواس دریافت کئے گئے ہیں۔ اور اب ۹ حواس سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ حس ایسی چیز ہے۔ کہ ہر ایک کو معلوم ہو سکتی ہے مگر اس کا بھی پورا پتہ نہ لگا۔ مثلاً یہ معلوم نہ تھا۔ کہ گرمی سردی محسوس کرنے کی بھی حس ہوتی ہے۔ اور لوگ یہ نہ جانتے تھے۔ کہ بعض اعصاب ایسے ہوتے ہیں۔ جو گرمی کا پتہ لگاتے ہیں اور بعض سردی کا۔ یا یہ کہ ایسے اعصاب ہیں۔ جو بتاتے ہیں کہ فلاں عضو کہاں ہے۔ جس طرح اعصاب کے ذریعہ سفید۔ سرخ۔ نرم۔ سخت۔ اونچی۔ نیچی آواز معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہاتھ کہاں رکھا ہے۔ اور پاؤں کہاں۔ مگر پہلے معلوم نہیں تھا۔ کہ یہ بھی کوئی حس ہوتی ہے۔ اور اگر یہ ماری جائے تو پھر انسان کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس کا ہاتھ کہاں ہے اور پاؤں کہاں جس طرح جب ناک کی حس ماری جائے۔ تو خوشبو اور بدبو کا پتہ نہیں لگتا۔ اسی طرح یہ حس ہے۔ جو ماری جائے۔ تو انسان بتا نہیں سکتا۔ کہ اس کا ہاتھ کہاں اور پاؤں کہاں ہے۔ پس جب انسان نے اپنے نفس کے متعلق ہی تحقیقات نہیں کی۔ بلکہ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ میں کیا ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کے متعلق وہ کیا اندازہ لگا سکتا ہے۔ ہمارے ہاں بچے ایک کھیل کھیلا کرتے ہیں۔ معلوم نہیں اور جگہ کھیلتے ہیں یا نہیں۔ مگر وہ بچوں کی کھیل ایسی ہے کہ یہی سوال ہے۔ جس پر فلاسفر بھی حیران ہیں۔ اور اس کا کوئی حل ان کے پاس نہیں ہے۔ ایک لڑکے کو کہتے ہیں۔ ہم میں سے کسی کو پکڑو۔ اور جب وہ پکڑتا ہے۔ اور کسی عضو پر ہاتھ رکھتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے۔ مثلاً اگر ہاتھ کو پکڑا تو کہدیا یہ تو ہاتھ ہے میں نہیں۔ اگر کمر کو پکڑا۔ تو کہدیا یہ تو کمر ہے میں نہیں اگر گلے کو پکڑا تو کہدیا یہ تو گلا ہے میں نہیں تو جس طرح بچوں کی کھیل میں پتہ نہیں لگتا۔ کہ "میں" کیا ہے۔ اسی طرح فلاسفر اپنی تحقیقات میں حیران ہیں کہ "میں" کیا چیز ہے آج تک اسی کو دریافت نہیں کر سکے۔ بس جو "میں" کو دریافت نہیں کر سکتا۔ وہ اگر کہے کہ اپنی عقل سے خدا کو دریافت کر لوں گا۔ تو کیسی نادانی ہے۔ جب اس ہستی کا احاطہ اپنی عقل سے کریگا۔ تو ٹھوکر کھائیگا۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ جب کوئی نبی آ کر خدا تعالیٰ کی حقیقت بیان کرتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں۔ ہم یہ نہیں مانینگے۔ آپ اپنی عقل سے اندازہ لگائینگے۔ گویا ان کی حالت بچوں کی سی ہوتی ہے۔ جس طرح ایک چھوٹے بچے کو جب کچھ کھلانے لگو۔ تو بعض اوقات وہ کہدیتا ہے۔ میں خود کھاؤں گا۔ اور ہاتھ منہ بھر لیتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ خدا تعالیٰ کا اندازہ اپنی عقل سے لگاتے ہیں۔ اور انبیاء کی بتائی قبول نہیں کرتے۔ وہ ہزاروں غلطیاں کرتے ہیں۔ اور سینکڑوں ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اور یہاں تک گر جاتے ہیں کہ ایسی قومیں ہیں۔ جو کئی کئی خدا مانتی ہیں۔ اور یقین رکھتی ہیں کہ خدا مگرمچھ۔ سؤر وغیرہ جانوروں کے بھیس میں ظاہر ہوا۔ پھر اس سے بھی بڑھکر ایسے لوگ ہیں کہ جن کے خیالات علمی طور پر بھی ظاہر کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ انہوں نے خدا کو نہایت ہی مکروہ اور فحش طریق پر ظاہر کیا ہے۔ پھر ایک ایسی قوم جو دنیاوی لحاظ سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ جیسا یورپ کی قوم ہے کیسی کیسی اعلیٰ ایجادیں اس نے کی ہیں۔ کیسے علوم نکالے ہیں۔ اور کس قدر ترقی کی ہے۔ مگر خدا کو بھی اپنی عقل سے ناپنے کے پیچھے پڑ کر ٹھوکر کھائی ہے۔ کہ ایک ایسے انسان کو جو دوسرے انسانوں کی طرح کھاتا پیتا۔ بلکہ اس رنگ میں زیادہ کمزور ثابت ہوا کہ جس قوم کا وہ تھا۔ اس کا کچھ لحاظ نہ کیا گیا اور اسے پکڑ کر پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ مگر باوجود اس کے کہتے ہیں وہ خدا اور خدا کا بیٹا ہے۔ پھر آپ تو کہتے ہیں کہ مسیح نے کہا ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے۔ تو دوسری بھی اسکی طرف کر دو۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ہمیشہ پٹتے

دشمنوں پر رحم کرو۔ اور گناہ کرنے والوں کو معاف کرو۔ مگر خدا کیلئے سمجھتے ہیں۔ وہ کسی پر رحم نہیں کر سکتا۔ اور کسی کے گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ گویا وہ جو ساری خوبیوں کا منبع اور تمام صفات کا جامع ہے۔ وہ تو کسی کو معاف نہیں کر سکتا۔ مگر وہ جو گند دریا سے بھرا ہوا اور جس کی پیدائش میں ہی کہتے ہیں۔ کہ آدم کے گناہ کا اثر داخل ہے۔ وہ رحم کر سکتا اور قصور معاف کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ

خدا کا جو صحیح اندازہ تھا۔ وہ چونکہ ان لوگوں نے نہیں لگایا۔ اس لئے ٹھوکر کھائی ہے۔ نئے نئے دین بنا لئے ہیں۔ ان کے ٹھوکر کھانے کی مثال یہ ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ خدا نے اپنا کوئی کلام نازل نہیں کیا۔ بندہ پر۔ مگر انہوں نے یہ نہ سمجھا۔ کہ وہ خدا جو کامل ہے۔ اور جس نے انسان کے جسم کے لئے پورے سامان کئے ہیں۔ چاند۔ سورج۔ زمین آسمان بنائے ہیں۔ ہزاروں قسم کی نعمتیں پیدا کی ہیں۔ کیا اس نے انسان کے روحانی فائدہ کے لئے کچھ بھی پیدا نہیں کیا۔ جسم جو فانی اور تھوڑا عرصہ رہنے والا ہے۔ اس کے لئے تو خدا تعالیٰ نے اس قدر سامان کئے۔ مگر روح جس پر فنا نہیں۔ اس کے لئے کوئی سامان نہ کیا ہو۔ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس جس وقت انہوں نے کہا۔ کہ خدا بندے پر کلام نازل نہیں کرتا۔ تو انہوں نے بڑی غلطی کی۔ اور یہ غلطی خدا کا صحیح اندازہ نہ لگانے کی وجہ سے کی۔ خدا تو ہمیشہ بندوں پر کلام نازل کرتا ہے۔

قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى

فرماتا ہے۔ ان سے پوچھو۔ وہ کتاب کس نے اتاری تھی۔ جسکو موسیٰؑ لایا تھا۔ خدا نے اتاری تھی۔ یا کسی بندے نے بنائی تھی۔ پھر موسیٰ بندہ تھا یا خدا جس پر الہٰی کتاب اتری جو

نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ

وہ نور اور ہدایت کا باعث ہے۔ مگر تم نے اسکو ورق ورق کیا ہوا ہے۔ یعنی اسے پراگندہ کر دیا ہے۔ اس کے احکام کو بھلا بیٹھے ہو۔ اس میں سے کچھ ظاہر کرتے ہو۔ اور کچھ چھپاتے ہو۔ جو اپنے مطلب کی بات ہو۔ اسے تو ظاہر کرتے ہو اور جو تمہارے خیالات کے خلاف ہو۔ اسے چھپاتے ہو۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لوگوں کا یہ کہنا کہ خدا نے کسی بندہ پر کلام نازل نہیں کیا۔ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے خدا کا اندازہ ٹھیک نہیں لگایا۔ یہ تو درست ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے خیال کو رد کرنے کے لئے یہ دلیل بیان کی گئی ہے۔ کہ موسیٰ پر بھی کتاب نازل ہوئی تھی اس کے متعلق بتاؤ کہ وہ کس نے نازل کی تھی۔ اگر وہ لوگ یہودی تھے۔ تو یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ کہ خدا بندہ پر کلام نازل نہیں کرتا۔ جس طرح کوئی مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ کہ خدا نے کوئی کتاب نہیں اتاری۔ ہاں غیر یہودی یہ کہہ سکتا تھا۔ جو مانتا ہی نہیں۔ کہ خدا کا کلام بندہ پر نازل ہوتا ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کے لئے یہ دلیل کس طرح مفید ہو سکتی ہے۔ کہ موسیٰ پر کتاب نازل ہوئی تھی۔ جو خدا کے کلام کا نازل ہونا مانتا ہی نہیں۔ وہ حضرت موسیٰؑ پر کتاب نازل ہونے کو کس طرح مانیگا مثلاً ایک مجمع ہو جس میں حضرت مرزا صاحبؑ کے متعلق تبلیغ کرتے ہوئے کہا جائے۔ کہ آپ پر خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوئی ہے۔ اور کوئی مسلمان کہے کہ وحی نازل نہیں ہو سکتی۔ اور کبھی بندہ پر نازل نہیں ہوتی۔ تو اسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرآن جو نازل ہوا تھا۔ پھر وحی کیوں نازل نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر کوئی دہریہ کہے کہ وحی نازل نہیں ہو سکتی تو اس کے سامنے قرآن نہیں پیش کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ کہدیگا کہ میں تو قرآن کو بھی خدا کی وحی نہیں مانتا۔

تو یہاں کن لوگوں نے خدا کا کلام نازل ہونے سے انکار کیا۔ یہودی تو یہ کہہ نہیں سکتے۔ کہ خدا کسی بندہ پر کلام نازل نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ توریت کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ اور اگر یہود نے نہیں کہا۔ کسی اور نے کہا۔ تو وہ تو الہام کو مانتا ہی نہیں۔ پھر اس کے سامنے یہ دلیل کیا وقعت رکھتی ہے۔ کہ موسیٰؑ پر کتاب نازل ہوئی تھی۔ وہ تو کہدیگا۔ کہ موسیٰ کی کتاب موسیٰ نے آپ بنائی تھی۔ پس یہ دلیل نہیں ہو سکتی۔

اس کا جواب یاد رکھو۔ کہ جنہوں نے اس آیت کے صرف یہ معنے کئے ہیں۔ کہ خدا نے کبھی کسی بندہ پر کلام نازل نہیں کیا۔ انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ کہتے ہیں اس زمانہ میں خدا نے کسی پر کلام نازل نہیں کیا۔ گویا وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ اب اس وقت دنیا میں کوئی ملہم نہیں ہے۔ جیسے اب مسلمان کہتے ہیں۔ کہ رسول کریمؐ کے بعد کسی پر وحی نہیں نازل ہو سکتی۔ اور وحی کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ یہ خیال ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ کہ ہر عظیم الشان نبی کے بعد لوگوں نے کہدیا۔ کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں ذکر ہے۔ کہ ان کے بعد لوگوں نے کہدیا کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے بعد کہا گیا۔ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی کہا جاتا ہے۔ کہ خدا کا کلام کسی پر نازل نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس وقت میں کسی پر خدا کا کلام نازل نہیں ہوتا۔ نہ یہ کہ کبھی بھی نازل نہیں ہوا۔

پہلے کفار اور مشرکوں کا ذکر آ رہا ہے۔ مشرک تو وحی کے قائل ہی نہیں ہوتے یہاں یہودی اور منکرانِ وحی دونوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم کی یہ خوبی ہے۔ کہ ایک ہی فقرہ استعمال کرتا ہے۔ جسکے معنی بہت وسیع ہوتے ہیں۔ یہاں دونوں کے جواب میں فرمایا ہے جب یہودی وحی کا انکار کرے۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ اس زمانہ میں کسی پر خدا کا کلام نازل نہیں ہوتا۔ اور جب منکر کہے تو یہ معنی ہونگے۔ کہ کبھی بھی خدا کا کلام کسی انسان پر نازل نہیں ہوا۔ یہودیوں کے متعلق تو فرماتا ہے۔ کہ تم جو کہتے ہو کہ اس انسان پر خدا کا کلام نازل نہیں ہوا۔ تم یہ تو بتاؤ موسیٰ پر کتاب کس نے نازل کی تھی۔ اس کے جواب میں یہودی یہی کہینگے کہ خدا نے۔ اور یہ کہنے پر وہ پکڑے جاتے ہیں۔ کیونکہ اسمیں لکھا ہے۔ کہ موسیٰ کو کہا گیا تیرے بھائیوں میں سے۔ تیرے جیسا نبی برپا کرونگا۔ اگر توریت خدا کا کلام ہے تو ضروری ہے کہ اس زمانہ میں نبی آئے۔ اور اگر یہ نبی نہیں۔ تو پھر موسیٰ کی کتاب جھوٹی ہوئی۔ کہ اس میں نبی کے آنے کی پیشگوئی ہے اس طرح وہ لاجواب ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ کہیں کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ تو توریت جھوٹی ہوتی ہے۔ کیونکہ اسمیں لکھا ہے کہ تیرے بھائیوں سے تیرے جیسا نبی برپا کیا جائیگا۔ اور اگر کہیں کہ نبی آ سکتا ہے۔ اور توریت سچی ہے۔ تو ان کا یہ کہنا غلط ہو جاتا ہے

کہ اب کسی پر خدا کا کلام نازل نہیں ہو سکتا ؛

اب بتاتے ہے وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ خدا کبھی بندہ پر اپنا کلام نہیں نازل کرتا۔ ان کے متعلق فرمایا۔ ایسے لوگوں کو اور رنگ میں جواب دیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ

وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ

اس کتاب میں وہ باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جو تم اور تمہارے باپ دادے بھی معلوم نہ کر سکتے تھے۔ اس میں غیب کی باتیں بیان کی گئیں۔ کیا تمہارے باپ دادے یا تم ایسی باتیں بیان کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ تم اور تمہارے باپ دادے ان باتوں کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ اسلئے ثابت ہے کہ یہ بندہ کا کلام نہیں۔ بلکہ خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ کوئی بندہ ایسی باتیں نہیں بیان کر سکتا۔ تو فرمایا ان سے کہدے۔ صاف جواب یہ ہے کہ خدا نے موسیٰ پر کتاب نازل کی تھی۔ جس میں نور اور ہدایت تھی۔ اور ایسی باتیں تھیں۔ جو کوئی بندہ نہیں بنا سکتا۔ اور اب بھی اس نے اپنا کلام بندہ پر اتارا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان نہیں کر سکتا ؛

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ

انھیں یہ کہکر کہ خدا اپنا کلام بندہ پر نازل کرتا ہے چھوڑ دے کہ اپنی بے ہودہ بحثوں میں پڑے کھیلتے رہیں ؛

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ

تم تو یہ کہتے ہو کہ خدا بندہ پر کلام نازل نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے اتارا ہے۔ یہ اس کی پہلی صفت ہے۔ اور دوسری صفت یہ ہے کہ ساری خوبیاں اس کے اندر موجود ہیں۔ اگر یہ خدا کا کلام نہیں۔ تو کوئی بندہ کی بنائی ہوئی ایسی کتاب پیش کرو۔ جو اس کی طرح بے عیب ہو جس میں ساری خوبیاں موجود ہوں۔ جس میں روحانی ضروریات کی ساری باتیں پائی جائیں ؛

یہ تو ان منکروں کے لئے دلیل بیان فرمائی۔ جو کہتے ہیں کہ کبھی کلام نازل نہیں ہوتا۔ اور جو کلام کا نازل ہونا تو مانتے ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ اب کسی پر کلام نازل نہیں ہوتا۔ ان کے متعلق فرمایا۔

مُصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

پہلی کتابوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس لئے اگر اسے چھوڑ دو گے۔ تو تسلیم شدہ پہلی کتابوں کو بھی چھوڑنا پڑے گا۔ پہلے جس قدر کلام الٰہی نازل ہو چکے اور جتنے نبی آ چکے۔ وہ اس نبی کے آنے کی پیشگوئی کرتے رہے ہیں۔ اس لئے اگر اس کا انکار کرو گے۔ تو اپنے مذہب کا بھی تمہیں انکار کرنا پڑیگا۔ کیونکہ اس میں اس آنیوالے کا ذکر موجود ہے۔ اور اس کلام کی تصدیق پائی جاتی ہے۔

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

یہ کتاب اس لئے بھیجی گئی ہے۔ تاکہ تو ڈرائے ام القریٰ کو یعنی اس بستی کے اردگرد بسنے والوں کو جسے ہم ساری دنیا کی ماں بنانے والے ہیں۔ چونکہ زمین گول ہے۔ اسلئے ایک مرکز کے اردگرد میں ساری دنیا شامل ہے کہ ساری دنیا کے لئے یہ کتاب بھیجی گئی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

فرماتا ہے اچھا ہم ایک اور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ آئندہ کوئی کلام نازل نہ ہو گا۔ جو اس کے خلاف ہو۔ اور جو اس رسول کی تصدیق نہ کرنے والا ہو۔ یعنی کوئی نبی کوئی الہام ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق نہ کرے۔ یہاں يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ سے مراد یوم آخرت نہیں۔ بلکہ آخر میں آنیوالی وحی مراد ہے۔ جیسے پہلے وحی کا ذکر ہے۔ اسی طرح یہاں بھی وحی کا ہی ذکر ہے کہ آیندہ جو وحی آنے والا ہو گا وہ قرآن کو ماننے والا ہو گا۔ قرآن کو بغیر کسی پر وحی آ ہی نہیں سکتی۔ آیندہ وہی الہام اور وحی پائیگا۔ جو اس رسول کا متبع ہو گا۔ اور ایسے ہی لوگ اس انعام سے مشرف ہونگے۔ اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرنیوالے ہونگے اور اگر اس کے معنی قیامت لیں۔ تو یہ مطلب ہو گا کہ جو قیامت پر ایمان لائیگا۔ وہ اس کلام پر بھی ایمان لائیگا۔ کیونکہ اسے فکر ہو گی۔ کہ اپنے اعمال اچھے رکھے۔ اور اعمال کی اصلاح کیلئے قرآن پر ایمان لے آئیگا ؛

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اور کون زیادہ ظالم ہے۔ اس سے جو اللہ پر افترا کرے جھوٹا یا کہے کہ مجھ پر وحی کی گئی۔ حالانکہ کوئی وحی نہ کی گئی ہو اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو کہے خدا کی طرح کا کلام نازل کروں گا ؛

فرمایا۔ دونوں قسم کے لوگ ظالم ہیں۔ وہ بھی ظالم ہے۔ جو کہتا ہے۔ خدا نے اسپر الہام نازل کیا۔ حالانکہ خدا نے نازل نہیں کیا۔ اور وہ بھی جو خدا کا کلام سنے۔ اور کہے یہ معمولی بات ہے۔ ہم بھی ایسی باتیں بنا سکتے ہیں ؛

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

اور کاش کہ تو دیکھے اسوقت کہ جب ظالم موت کی تکلیف میں ہونگے۔ ملائکہ ہاتھ پھیلائے ہوئے ہونگے کہ نکالو جانیں۔ فرمایا اس رسول کے دشمن ذلت کی موت مرینگے۔ اور اسے عزت حاصل ہو گی۔ یہ اس کی سچائی کی دلیل اور علامت ہے۔

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ

فرماتا ہے آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائیگا۔ کیونکہ تم اللہ کے متعلق جھوٹی باتیں کہتے تھے۔ اور اسکی آیات کا ازراہ استکبار انکار کرتے تھے ؛

یہ عجیب لطیفہ ہے فطرت انسانی کا کہ کلام الٰہی کا انکار کرنیوالے کہا کرتے ہیں۔ بندہ سے کہاں خدا کلام کر سکتا ہے۔ یہ وہ فروتنی کی وجہ سے نہیں کہتے۔ بلکہ ان کے دل میں تکبر ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو اس بات سے مستغنی سمجھتے ہیں کہ خدا کی طرف سے ان کیلئے کوئی نبی آئے۔ جو خدا کا کلام لائے ؛

خدا تعالیٰ ان کی ظاہر باطن دونوں حالتوں کی وجہ انھیں پکڑتا ہے کہ جب تم خود اپنے آپ کو ذلیل قرار دیکر کہتے ہو کہ خدا کہاں بندہ سے کلام کر سکتا ہے۔ اور جب ہم عزت دینا چاہتے ہیں۔ تو تم اس کا انکار کرتے ہو۔ تو آج ہم خود تمہیں ذلیل کرتے ہیں۔ اور دوزخ میں ڈالتے ہیں۔ لیکن چونکہ تمہارے دل میں یہ ہوتا تھا کہ ہم بہت بڑے ہیں۔ ہمیں خدا کی کیا ضرورت ہے کہ وہ ہم سے کلام کرے۔ اسلئے تمہارے دل کو بھی ذلیل کرتے اور ذلت کا عذاب دیتے ہیں۔ پس آج تم روحانی چکھو گے۔ دل بھی اور جسم بھی۔ کیونکہ تم نے ظاہری طور پر اپنے آپ کو ذلیل قرار دیا۔ اور دل میں تمہارے تکبر تھا۔ آج اسی کے مطابق تم سے سلوک کیا جائے گا ؛

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا

تم اسی طرح ہمارے پاس اکیلے اکیلے آئے۔ جسطرح تم کو اکیلا پیدا کیا گیا تھا۔ بھلا تمہاری کوئی ہستی تھی جس پر تم خدا کے مقابلہ میں اکڑ سکتے۔

خدا تعالیٰ نے یہ عجیب بات بیان فرمائی ہے نبیوں کے مقابلہ میں ان کے مخالفین کے پاس بڑی بات یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں نہ ان کے پاس مال ہے۔ نہ جتھہ۔ اکیلے اور غریب ہیں۔ ان کی پیروی کس طرح کریں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اب تم اپنی حالت کو دیکھو۔ کیا وہ جتھہ جس پر تمہیں غرور تھا ساتھ لیکر آئے۔ کیا وہ مال جس پر تمہیں گھمنڈ تھا۔ تمہارے پاس ہے۔ تمہارا جتھہ اور مال کہاں ہے۔ دنیا میں جب تم پیدا ہوئے تھے۔ تو کیسے خالی ہاتھ پیدا ہوئے تھے۔ پھر خدا نے تمہیں سب کچھ دیا تھا جس پر تم نے تکبر کرکے خدا کے نبی کا انکار کر دیا۔

آج دیکھو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو عزت کی اس اصل جگہ میں اپنی امت کو لیکر آئیگا۔ مگر تم اکیلے اکیلے ہی آئے ہو۔ جو چیزیں بڑائی کی تمہارے پاس تھیں۔ انہیں تم پیچھے ہی چھوڑ آئے ہو۔ ہم نے تمہیں مال و دولت عزیز رشتہ دار اس لئے دئے تھے۔ کہ ان کے ساتھ مل کر تم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ مگر تم نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ بلکہ الٹے اور زیادہ بدیوں میں مبتلا ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حقیقی بڑائی حاصل کرنے کا موقع تمہارے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور آج تم ذلیل و رسوا ہو گئے۔

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ

تحقیق تمہارے تمام تعلقات کٹ گئے۔ اور تمہارے سارے دعوے باطل ہو گئے۔ اگر تم اس رسول کو مان لیتے۔ تو ہمارے پاس عزت کے ساتھ آتے۔ لیکن تم نے اس کو نہ مانا۔ اور عقل سے خدا کا اندازہ لگانے لگے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تم جہنم میں جا پڑے جس طرح ایک چھوٹا بچہ کہے۔ کہ میں پہاڑ پر خود چڑھونگا۔ مجھے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ غار میں گر کر ہلاک ہو جائیگا۔ اسی طرح تم نے کیا۔ اگر تم خدا کے نبی کی انگلی پکڑ لیتے۔ اور اس کی اطاعت کرتے تو آج تمہاری یہ حالت کیوں ہوتی؟

مسجد احمدیہ پشاور

الحمد للہ ثم الحمد للہ آج ہم اس قابل ہیں کہ احباب احمدیہ کو یہ خوشخبری سناتے ہیں۔ کہ محض خدا کے فضل اور رحم و کرم سے صوبہ سرحد کے مرکزی شہر میں مسجد احمدیہ تعمیر ہو کر تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔

مسجد کا پتہ اور حدود اربعہ یہ مسجد شہر پشاور علاقہ جہانگیرپورہ محلہ گلبہار شاہ میں واقع ہے۔ اس کے مشرق کو چہ بستہ ہے اور شمال مشرق کیطرف سے ایک عام راستہ آتا ہے۔ اور شمال کی طرف سے عمارت کے ساتھ ہوتا ہوا مغرب اور جنوب کو دو شاخوں میں گذر جاتا ہے۔ اس عمارت کے مغرب کو خاکسار کا مکان ہے۔ اور جنوب کو دیوار بدیوار خانصاحب مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور کا مکان ہے۔

مسجد کی فضا اس مسجد کی عمارت خدا کے فضل سے نہایت شاندار ہے چاروں طرف کھلی ہے۔ شمال کی طرف سامنے سادات کا باغیچہ ہے جس کے سرسبز درختوں اور بوٹوں سے مسجد احمدیہ کا منظر نہایت خوشگوار ہو جاتا ہے۔

مسجد میں نماز پانچ وقت بلند آواز سے اذان دی جاتی ہے نماز باجماعت ہوتی ہے۔ اور شام کو درس قرآن ہوتا ہے۔

متعلقات مسجد مسجد کی عمارت کے مغرب میں حجرۂ مسجد ہے جو ۲۲×۱۲ فٹ کا ہے۔ درمیان عمارت میں صحن مسجد ہے جو ۲۴×۲۲ فٹ ہے۔ جنوب کو ایک کمرہ دارالکتب احمدیہ کا ہے جو ۲۰×۹ فٹ ہے۔ اور اس پر دوسری منزل ہے جو دارالفضل کہلاتی ہے۔ دارالفضل میں مغرب کو ایک کمرہ ہے جو ۱۵×۹ فٹ کا کمرہ ہے۔ اور جنوب کو ایک مختصر سا باورچی خانہ ہے اور ساتھ ہی ایک غسل خانہ ہے۔ اور ۱۷×۹ فٹ کا صحن ہے۔ مشرق عمارت میں جنوب کو غسل خانہ اور بیت الخلاء ہے اور وسط میں کنواں ہے۔ اور شمال کیطرف ایک نشست گاہ بصورت تین دوکانات کے ہے جو ۱۶×۱۲ فٹ کا کمرہ ہے۔ مشرق کیطرف دوسری منزل جو دارالرحمۃ کہلاتا ہے ایک سہ منزلہ مکان ہے جسمیں تمام ضروریات مکانیت موجود ہیں۔ اور ہر طرح ہوادار اور پردہ دار مکان ہے۔

تعمیر دارالرحمۃ دارالرحمۃ جناب شیخ رحمۃ اللہ صاحب احمدی سب ڈویژنل آفیسر پشاور نے اپنے خرچ سے بنا دیا ہے جسقدر روپیہ جناب شیخ صاحب کا خرچ آیا وہ انجمن احمدیہ پشاور کے ذمہ بصورت قرض حسنہ ہوگا۔ اور ماہوار کرایہ مکان میں اسوقت تک وضع ہوتا جاویگا جب تک خود جناب شیخ صاحب یہاں سکونت پذیر ہیں۔ اور جب شیخ صاحب مکان میں کسی وجہ سے سکونت ترک کر دیں تو باقی کا روپیہ بالاقساط انجمن ادا کرنے کی ذمہ دار ہوگی یا ماہوار کرایہ وصول کرکے انکو ارسال ہوگا۔ دونوں صورتوں میں سے جو صورت جناب شیخ صاحب اسوقت پسند کریں۔

جناب شیخ صاحب کا شکریہ احباب احمدیہ پشاور جناب شیخ صاحب کے ہر طرح سے ممنون و مشکور رہیں گے۔ کہ اول قرض حسنہ دیکر مسجد احمدیہ کا ایک ضروری حصہ آباد کر دیا۔ اور کرایہ میں اصل لاگت وصول کرنا منظور فرمایا۔ اور دوم اس مکان میں رہائش اختیار کرکے ہمکو ایک خیر القرین ہمسایہ ملا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

زنانہ مسجد اسی دارالرحمۃ میں ایک کمرہ ہے جو ۱۶×۱۰ فٹ ہے جس میں ہر جمعہ کے دن احمدی احباب کی اہلبیت اکثر نماز باجماعت پڑھتی ہیں۔ یہ موقع تمام سرحد میں کسی قوم کی مسجد کو حاصل نہیں۔

مسجد کی شہرت ۲۳ رمئی سنہ ۱۹۲۱ء کو یہ زمین با قبضہ لی اور ۱۴ رجون سنہ ۱۹۲۱ء کو ہم نے تعمیر کا آغاز کیا۔ اور اسوقت جو ہنوز سال ختم نہیں ہوا ایک نہایت خوبصورت اور شاندار عمارت مسجد مع متعلقات مذکورۃ الصدر آباد موجود ہے۔ جو ہر گذرنے والے کی نگاہ اور توجہ کو جذب کرتی ہے۔ اور ہر شخص بلا ساختہ یہ سوال کرتا ہے یہ عمارت کس نے بنائی اور کیا ہے۔ اس سوال کا جواب خود ایک مجسم تبلیغ کا کام دیتا ہے یعنی یہ کہ یہ مسجد احمدیہ ہے۔ یا قادیانیوں کی مسجد ہے۔

اسباب تعمیر مسجد ہم ایک مختصر سی قلیل یا مٹھی بھر غریب جماعت کہاں اور یہ ایک شاندار خوبصورت مسجد کہاں۔ یہ خدا کا فضل اور رحم ہے۔ ہاں یہ زمین ہمکو کس طرح مل گئی۔ روپیہ کہاں سے آیا۔ اور یہ مسجد احمدیہ کس طرح تکمیل کو پہنچی۔ یہ ایک سوال ہے جسکو نہ تو غیر احمدی حل کر سکے نہ غیر مبائع گروہ جسکو سب سے زیادہ فکر لگا ہوا ہے۔ اور نہ خود ہمارے اپنے احمدیان سرحد بالخصوص ہمارے اپنے احباب احمدیہ پشاور۔ مگر اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب کچھ خدا کے فضل اور رحم نے کیا۔ یہ سب کچھ من عند اللہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جائداد مسجد اس مسجد احمدیہ کے ساتھ ایک دوکان تنور ہے جو شمال مشرقی کونہ میں واقع ہے۔ نیز سابقہ مکان انجمن احمدیہ پشاور جو بازار جہانگیرپورہ میں ایک بالاخانہ ہے۔ دونوں کرایہ پر دئے ہیں۔ اور انکی آمدنی اخراجات مسجد [illegible]

(دُنیا کے اس نقشہ میں وہ مقامات دکھلائے گئے ہیں۔ جہاں احمدیت اور احمدی تبلیغ اسلام کیلئے پہنچ چکے ہیں الحمد للہ)

دُنیا میں تبلیغ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

شمال — جنوب — مشرق — مغرب

بحر شمالی — بحر اٹلانٹک — بحر ہند — بحر الکاہل — بحر جنوبی

QADIAN

نوٹ

۱- جن ممالک میں احمدی مبلغ تبلیغ کر رہے ہیں یا احمدیت پہنچ چکی ہے۔ سفید دکھلائے گئے ہیں اور جہاں تبلیغ نہیں ہوئی سیاہ خطوط سے ظاہر کئے گئے ہیں

۲- جن شہروں میں تبلیغ ہو چکی ہے یا احمدی مبلغین کے ہیڈ کوارٹر ہیں ۰

۳- جن شہروں میں تبلیغ نہیں ہوئی ...... ۰ ...

بزمانہ مبارک حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمر رضی اللہ عنہ ایدہ اللہ تعالیٰ

(مرتبہ خاکسار نذیر محمد خان احمدی۔ ہیڈ ماسٹر سیکنڈری اسکول سکرا ضلع ہمیرپور۔ یو۔پی)

۱- مغرب میں جا کے گونجی آواز میرزا کی / لنڈن میں پھر رہے ہیں انکی دعا کے پتلے

۲- نیر چمک رہا ہے خورشید بن کے اس جا / فیرنگ جشیوں کو نوری بنا رہا ہے

۳- ذکر مسیح دوراں امریکہ تک بھی پہونچا / صادق پیام احمد سب کو سنا رہا ہے

۴- کس طرح پورا ہوا ہے میسحا کا کلام / زار کا اس میں اب کوئی غمخوار بھی ہے

۵- آمد مہدی کا غل مشرق میں ہر سو پڑ گیا / بحر و بر کو جہاں ڈالا احمدی اصحاب نے

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

چاندی کے خوشنما موتی

جنکو جناب اکمل صاحب ایڈیٹر الفضل نے پسند فرما کر سبک صاف چمکدار گول سچے موتیوں کے مشابہ گنٹھے اور ہار بنانے کیلئے دلفریب لکھا ہے۔ نیز رسالہ ریویو تعلیم الاسلام اور ہمدرد کے ایڈیٹر صاحب انہیں ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ موتی خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما اور چمکدار ہیں۔ دلفریبی خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائداری چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ عمدگی نزاکت اور آبداری میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ ہار اور گنٹھے بنانے کے لئے ان کے درمیان سوراخ ہیں"۔ اسی طرح چالیس اخبارات نے اپنے اپنے ریویو میں ان کی تعریف لکھی ہے۔ اور موجودہ قیمت کم بتائی ہے۔ قیمت فی درجن ۸ /
اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس کر کے معہ محصولڈاک اپنی قیمت منگا لیں۔ ٹیس المرطان عبدہ لکھا ہوا چاول ۸ / ہے کے ٹکٹ بھیجکر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے فوٹو والی انگشتری ۹ / رکھہ اور صرف ایک ورق پر پورا لکھا ہوا قرآن شریف ۸ / بھیجکر منگالو۔

مینجر کارخانہ سودیشی موتی ۔ پانی پت نمبر ۳

انجنیئرنگ سکول ہسپانیہ پشاور

بوجوہات چند در چند جنوری ۱۹۲۲ء سے یہ سکول با اجازت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی۔ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور نے سکول کے لئے سابقہ کوتوالی بلڈنگ کا بالائی حصہ منظور فرمایا۔ اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ اور اپریل ۱۹۲۲ء سے کسی پٹھان طالبعلم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا۔ سکول کی حیرت انگیز ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور انجنیئرنگ صاحبان کے معائنہ جات سے ہو سکتا ہے۔ پرنسپل مسٹر محمد سکندر خاں صاحب سول انجنیئر ہیں۔ جو بیس سال تک انجنیئرنگ کالج حیدر آباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ سائنس تک کی تعلیم کے طلباء اوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلباء سب اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مفصل قواعد بمعہ نقول سرٹیفکیٹ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

مینجر انجنیئرنگ سکول پشاور

قادیان میں پندرہ مرلہ زمین بکتی ہے۔

قادیان کے پختہ بازار کے سر پر بجانب شمال مغرب ہندوؤں کی مشین والے مکان کی پشت پر شرقی جانب ایک زمین پندرہ مرلہ فروختنی ہے۔ موقعہ خوب ہے۔ جو صاحب سب سے پہلے روپیہ بھیجیں گے۔ ان کو ۰۰ روپیہ میں دیجائیگی
خط و کتابت معرفت قاضی اکمل۔ منشی سراج الدین بریلوی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

تشحیذ الاذہان کے گذشتہ فائل

جن میں غیر مبائعین۔ آریہ۔ عیسائی۔ غیر احمدیوں کے بارے میں نہایت مکمل ذخیرہ ہے۔ ۱۹۱۲ء سے لیکر ۱۹۲۱ء تک ہر سال کے فائلوں کی قیمت ۱ / مباحثہ سرگودہا ۴ / مباحثہ بمبئی ۴ / نزول المسیح ۶ /

مینجر تشحیذ الاذہان۔ قادیان۔ (ملک پنجاب)

تجرید بخاری اردو

صحیح بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ تسلیم کیجاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و تمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے چنانچہ علماء عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی در یا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے
حجم سوا پانچسو صفحے قیمت ۴ / محصول ڈاک ۴ /

دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعراء دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے۔ حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت ۱۲ / محصولڈاک ۴ /

ملنے کا پتہ:۔ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹڑہ ولی شاہ لاہور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری جلال الدین صاحب تحصیلدار اونہ

نمبر مقدمہ $\frac{۲۶۳}{۳۸}$ صدر / تحصیل

اندر سنگھ ولد کانہیا ذات راجپوت سکنہ جنوڑی تھانہ ہریانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور مدعی

بنام

نند سنگھ ولد دولو ذات راجپوت سکنہ کلوہ تھانہ انب۔ بلدیو سنگھ ولد موتی رام۔ مہتاب و بشیر پسران نگاہیا۔ ذات راجپوت سکنہ رود تھانہ انب تحصیل اونہ بابو ولد نامعلوم مسماۃ بچھی بیوہ رام سرن ذات راجپوت ساکن سرہان تحصیل دسوہیہ چھجا سنگھ ولد جودھا۔ ذات راجپوت سکنہ کلوہ تھانہ انب مسماۃ کرتاری۔ امر دیوی دختران مسماۃ ٹھاکری ذات راجپوت سکنائے سیول ریاست ڈاڈہ بھگوان سنگھ ولد لعل سنگھ ذات راجپوت سکنہ کلوہ تھانہ انب۔ مان سنگھ ولد جودہا ذات راجپوت حال نقل نویس دفتر کچہری جڑانوالی ضلع لائلپور۔ سوہیا ولد کیہر و ذات راجپوت حال اردلی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ہوشیارپور۔ گلاب سنگھ ولد کیہرو ذات راجپوت سکنہ کلوہ تھانہ انب تحصیل اونہ۔ مہر چند ولد جودہا ذات راجپوت سکنہ کلوہ تھانہ انب تحصیل اونہ ضلع ہوشیارپور

مدعا علیہم

دعوے تقسیم مواز نی الصہ ۱۰۰ / ۱۴ مرلہ

بنام جملہ مدعا علیہم

ہرگاہ جملہ مدعا علیہم تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ مقدمہ کو طول دینے کی غرض سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ قاعدہ ضابطہ دیوانی بنام جملہ مدعا علیہم جاری کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ ۲۸ $\frac{۴}{۲۳}$ حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کرو ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ $\frac{۴}{۲۳}$ ۱۱

(مہر عدالت)

تشحیذ الاذہان کے ۱۰ سال کے

فائل بجائے ۲۰ روپیہ کے ۱۲ روپیہ میں منگوا لیجئے

منیجر تشحیذ قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بحکم جناب میاں غلام مرتضی صاحب نائب تحصیلدار محال الٹن

تحصیل میلسی ضلع ملتان

ملک رحمن اللہ ولد وفات لنگریال سکنہ شرت تحصیل میلسی ضلع ملتان

بنام

ٹیکا۔ نوتا۔ پسران بکھو اقوام لنگریال سکنائے شرت ستلی۔ دلیا خوشحال پسران شاہرا۔ محمد ولد سردارا۔ امیرا۔ توگا۔ کبیرا پسران احمدہ اقوام لنگریال سکنائے جنگل کشمیر۔ امیرا۔ کبیرا نزیا۔ شیرا پسران سونا۔ دہومی ولد سمندا اقوام لنگریال سکنائے بودالی کلاں۔ عنایت۔ محمد۔ علو۔ پسران جیگ اقوام شیخ سکنائے علی خاں۔ مسماۃ عمرا بی بی بیوی سینا۔ شاہرا۔ یارا۔ سکیارا پسران نورنگ۔ ستارا۔ روشن۔ راندہ پسران دولتہ۔ حسنو۔ حسن۔ محمد پسران سردارا اقوام شیخ سکنائے علی خاں تحصیل میلسی ضلع ملتان۔ بڈھن بختیا پسران دیا نابالغ۔ ٹھانہ ٹھنہ نابالغان پسر براہی مانا بالغ پسران جومنھی حسنہ۔ گھنہ۔ پسران علیا اقوام سہو سکنائے دمیں تحصیل خیرپور ریاست بہاولپور فریق ثانی۔

بنام جملہ مدعا علیہم

ہرگاہ جملہ مدعا علیہم تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ مقدمہ کو طول دینے کی غرض سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ قاعدہ ضابطہ دیوانی بنام جملہ مدعا علیہم جاری کیا جاتا ہے کہ ۳۰ اپریل ۱۹۲۳ء حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کرو ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ $\frac{۴}{۲۳}$ ۱۱

(مہر عدالت)

صرف آٹھ آنہ میں چار مفید باتیں۔

موازی ۸ کے ٹکٹ آنے پر چار ایسی مفید باتیں حسب ذیل بتائی جاویں گی جو پہلے کبھی معلوم نہ ہوں۔ اور سفر اور رمضان شریف میں بڑی کارآمد ہوں۔

سفر کے لئے:- ۱۔ مچھلی کا اچار جو دس سال بھی خراب نہ ہو ۲۔ بکری کے گوشت کا اچار جو مچھلی کے اچار سے بھی عمدہ ہو۔ **رمضان شریف کے لئے**:- ۳۔ ایسا کھانا جس کو کھا کر روزہ کی تکلیف نہ ہو ۴۔ بیغیر الارم کے رات کو حسب وقت جاہو جاگ اٹھو۔ المشتہر ایم عبد المسیح کوٹھی نمبر ۵ سولن (شملہ)

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم الامت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے اور یہ سرمہ لکھروں کے لئے اور نظر بڑھانے کیلئے ابتدائی موتیابند۔ جالا پھولا۔ پربال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرکے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کرے۔ قیمت فی تولہ ۲ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵ر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و قولنج و کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کرے۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم فی تولہ ۸ر

احمد نور کابلی۔ سوداگر قادیان۔ پنجاب

ہندوستان کی خبریں

مسٹر حسرت موہانی کی گرفتاری احمد آباد۔ ۱۷ر اپریل۔ ۱۵ر اپریل کو مسٹر حسرت موہانی کو بمقام کانپور گرفتار کر کے آج سہ پہر کے وقت یہاں پہنچا دیا گیا۔ آپ سابرمتی سنٹرل جیل میں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ پر بغاوت کا مقدمہ چلایا جائیگا۔

دربار صاحب امرتسر کے متعلق سرکاری اعلان حکومت پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ان خود غرض اشخاص نے جو سکھوں کی جماعت میں حکومت کی طرف سے عدم اعتماد پھیلانا چاہتے ہیں۔ یہ افواہ مشہور کی ہے۔ کہ حکومت دربار صاحب امرتسر کو ان سکھوں سے چھین کر جو اب اس پر قابض ہیں کسی اور جماعت کے حوالے کرنا چاہتی ہے۔ اس افواہ میں ذرا بھی صداقت نہیں۔

سرحد پر جنگ شملہ۔ ۱۸ر اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ٹانک اور جندولہ کے درمیان ایک چوکی کے نزدیک مسٹر ای۔ ایس۔ ووڈ ہوس اور ایک صوبیدار جلال خیلوں کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے مارے گئے۔

خوفناک آتشزدگی بمبئی۔ ۲۰ر اپریل۔ کولابہ کے روئی کے گودام میں جس میں قریباً ۵ ہزار گٹھے تھے خوفناک آتشزدگی رونما ہوئی۔ خبر ہے کہ دو ہزار روئی کے گٹھوں کو نقصان پہنچا ہے۔ تقریباً تین لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

وزیر ہند کا دو لاکھ کا دعوے (بمبئی ۱۷ر اپریل) ہائیکورٹ سورت میں جناب وزیر ہند باجلاس کونسل نے ایک دیوانی دعویٰ سابق سورت میونسپل کمیٹی کے ۳۱ اراکین پر کیا ہے۔ اس کی مقدار ۲۰۰۰۰۰ روپیہ معہ سود ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ کے خلاف خرچ کیا ہے۔

لاہور جیل سے تبدیلیاں بندے ماترم کا بیان ہے کہ لالہ لاجپت رائے کو دھرم سالہ بھیج دیا گیا ہے۔ اور سردار کھڑک سنگھ کو ڈیرہ غازی خاں۔

غیر ممالک کی خبریں

حجاز ریلوے فروخت نہ ہوگی لنڈن۔ ۱۸ر اپریل۔ شاہ حجاز نے ان افواہوں کی جو حجاز ریلوے کے متعلق ہندوستان میں اڑ رہی تھیں۔ اور ولایت کے اسلامی اخبارات میں بھی مشتہر ہو چکی ہیں۔ قطعی طور پر تردید کی ہے۔ شاہ موصوف نے اعلان کیا ہے کہ حجاز ریلوے کے کسی حصہ کی فروخت کا میرا ارادہ نہیں۔

برلن میں ایک سنسنی خیز قتل برلن ۲۰ر اپریل۔ مغربی حصہ شہر میں شب گذشتہ کو ایک سنسنی خیز حادثہ پیش آیا۔ دو نوجوانوں نے دو آدمیوں پر ریوالور سے فیر کئے جن میں سے ایک آدمی تو فوراً ہلاک ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طلعت پاشا مقتول سابق وزیر اعظم دولت عثمانیہ کے بھائی تھے۔ دوسرا آدمی سخت زخمی ہوا۔ حملہ آور فرار ہو گئے۔

مراکش میں ہسپانوی مظالم ۱۹۱۲ء میں اطالوی سپاہ نے جو مظالم طرابلس میں کئے تھے ان کا اعادہ مراکش میں ہسپانوی سپاہ کر رہی ہے ہسپانوی مراکشی لیڈروں کو گرفتار کر کے قتل کرتے ہیں۔ اور ان کے سروں کو پتھروں کے ڈھیروں پر رکھ کر عورتوں اور بچوں کو ان کا نظارہ کراتے ہیں۔

ترک احرار خلافت کے خلاف لندن۔ ۱۷ر اپریل۔ مارننگ پوسٹ میں ایک خط کے دوران میں لارڈ ایمپتھل رقمطراز ہیں۔ کہ اس کے باور کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں کہ حکومت ہند کا یہ خیال غلط ہے۔ کہ معاہدہ سیورے کی ترمیم ہندوستان کی تحریک خلافت کو برباد کر دیگی۔ انہوں نے حکومت ہند پر زور دیا ہے کہ اپنے معتبر اشخاص بھیج کر قسطنطنیہ میں تحقیقات کروائے تو ثابت ہو جائیگا۔ کہ ترک احرار خلافت اور سلطان کے استیصال کے درپے ہیں۔

ٹوکیو میں عظیم الشان آتشزدگی ٹوکیو۔ ۱۶ر اپریل۔ امپیریل ہوٹل (ٹوکیو) جس میں شہزادہ ویلز اور ان کے جہاز کے عملہ کے آدمی اترے ہوئے تھے۔ آج سہ پہر کو جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ یونان کا سابق قونصل خانہ بھی آگ سے بچ نہ سکا۔ آگ اس وقت لگی جبکہ شہزادہ صاحب ملکہ جاپان اور ولیعہد جاپان کے ہاں دعوت کھا رہے تھے۔ نقصان کا اندازہ دس لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے جو صرف اس عمارت کی قیمت ہے۔ مہمانوں میں سے اکثروں کا کل کا کل اثاثہ نذر آتش ہو گیا۔ جاپانی قونصل جنرل مقیم شنگھائی نے بیان کیا ہے۔ کہ ہوٹل میں کل ۱۶۰ آدمی تھے۔ پرنس کے عملہ کے تمام آدمی محفوظ و بخیریت ہیں۔ اور ان کے ذاتی سامان کا بہت سا حصہ تباہ ہونے سے بچ گیا ہے۔ اب یہ لوگ الکاساکی اور انڈسٹریل کلب میں مقیم ہیں۔

بوہیمیا میں ہڑتال بوہیمیا میں کارخانوں کے ساٹھ ہزار کاریگروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ اس لئے شیشے کے تمام کارخانے بند کر دئے گئے ہیں۔

معاہدہ روس و جرمنی اور فرانس پیرس۔ ۱۹ر اپریل۔ کابینہ نے اس صورت حالات پر غور و خوض کیا ہے۔ جو معاہدہ روس و جرمنی سے پیدا ہو گئی ہے۔ جنیوا کا ایک تار مظہر ہے کہ فرانس اتحادیوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ معاہدہ مذکور کی تنسیخ پر اصرار کریں۔ کیونکہ اس سے معاہدہ ورسیلز کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

جرمن کے مشہور باغی کی گرفتاری برلن۔ ۱۹ر اپریل ۱۹۲۰ء کی بغاوت کے لیڈر کاپ کو جبکہ وہ سویڈن سے جرمن واپس آ رہا تھا سٹنس میں گرفتار کیا گیا۔ سپریم کورٹ اس کے مقدمہ کی سماعت لیپزگ میں کریگی۔

جاپان اور سائبیریا ٹوکیو۔ ۱۹ر اپریل۔ جاپانی اور چینی حکومتوں کے نمائندوں کے درمیان ڈیرن میں جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس کے ناکام رہنے کی وجہ سے جاپان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سائبیریا سے جو فوجیں واپس بلائی گئی تھیں ان کی جگہ اور فوجیں بھیجدیں۔

بلفاسٹ میں جنگ لندن ۱۸ر اپریل۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں بلفاسٹ میں کم از کم بیس جانوں کا نقصان ہوا ہے پولیس فوج اور عوام کے درمیان جنہوں نے پندرہ گھروں کو آگ لگا دی تھی۔ سخت جنگ ہو رہی ہے۔

چین میں غلامی ہانگ کانگ۔ ۱۹ر اپریل۔ گورنر نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ چونکہ سلطنت برطانیہ میں غلامی کی اجازت نہیں اس لئے یہ واضح رہنا چاہئیے کہ موتسائی لڑکیاں اپنے اپنے آقاؤں کی ملکیت نہیں اور جو لڑکیاں اپنے آقاؤں سے علیحدگی اختیار کرنی چاہتی ہوں۔ وہ سکرٹری معاملات چین کے پاس درخواست پیش کریں۔

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ضیاء الاسلام پریس میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا